Cambridge Assessment
International Education

Example Candidate Responses – Paper 2

Cambridge O Level
First Language Urdu 3247

Cambridge Pathway

Cambridge University Press & Assessment 2022 v1

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge University Press & Assessment. Cambridge University Press & Assessment is a department of the University of Cambridge.

Cambridge University Press & Assessment retains the copyright on all its publications. Registered centres are permitted to copy material from this booklet for their own internal use. However, we cannot give permission to centres to photocopy any material that is acknowledged to a third party even for internal use within a centre.

Contents

Introduction....4
Mark Scheme....6
Insert....7
Question 1....9
Example Candidate Response – high....9
Example Candidate Response – middle....11
Example Candidate Response – low....13
Question 2....15
Example Candidate Response – high....15
Example Candidate Response – middle....20
Example Candidate Response – low....21
Question 5....23
Example Candidate Response – high....23
Example Candidate Response – middle....26
Example Candidate Response – low....29

Introduction

The main aim of this booklet is to exemplify standards for those teaching Cambridge O Level First Language Urdu 3247, and to show how different levels of candidates' performance (high, middle and low) relate to the subject's curriculum and assessment objectives.

For each question, the response is annotated with a clear explanation of where and why marks were awarded or omitted. This is followed by examiner comments on how the answer could have been improved. In this way, it is possible for you to understand what candidates have done to gain their marks and what they could do to improve their answers. There is also a list of common mistakes candidates made in their answers for each question.

This document provides illustrative examples of candidate work with examiner commentary. These help teachers to assess the standard required to achieve marks beyond the guidance of the mark scheme. Some question types where the answer is clear from the mark scheme, such as short answers and multiple choice, have therefore been omitted.

The questions, insert and indicative content mark scheme are included in this booklet . The levels mark schemes are avialable in the syllabus.

Past exam resources and other teaching and learning resources are available on the School Support Hub:

www.cambridgeinternational.org/support

How to use this booklet

This booklet goes through the paper one question at a time, showing you the high-, middle- and low-level response for each question. The candidate answers are set in a table. In the left-hand column are the candidate answers, and in the right-hand column are the examiner comments.

Example Candidate Response – high, continued	Examiner comments
وہ غریبوں کی مدد کرتا، وقت پر کام کرتا، آدمیوں، جانوروں، پودوں کی خدمت کرتا لیکن اسے یہ کبھی احساس نہ ہوا کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے" وہ اپنے کام میں لگن رکھنے پر کسی سے کسی قسم کی بھی توقع یا آرزو نہ رکھتا۔ البتہ مصنف نے اسے نواز نا چاہا مگر نیک لوگ کہاں کسی کے احسان لینے کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے کام کو محض ~~اپنے~~ اپنی اولاد سمجھ کر نبھاتا جیسے کوئی انسان اپنے بچوں کو کھلاتی اور دیکھ بھال کرتا ہو۔ اور اس کا ماننا یہ تھا کہ اپنے بچوں کو خیال سے رکھنے کے لیے کسی سے انعام نہیں لینا چاہیے۔ اقتباس میں کچھ یوں لکھتے ہیں مصنف	3 Good reference with very good explanation. آچھی وضاحت اور اچھا حوالہ دئا گیا ہے۔ 4 The candidate integrates much well-selected reference to the text. امیدوار نے متن کے حوالے سے بہت اچھی طرح سے منتخب حوالہ مربوط کیا ہے۔

Answers are by real candidates in exam conditions. These show you the types of answers for each level. Discuss and analyse the answers with your learners in the classroom to improve their skills.

Examiner comments are alongside the answers. These explain where and why marks were awarded. This helps you to interpret the standard of Cambridge exams so you can help your learners to refine their exam technique.

How the candidate could have improved their answer

The candidate could have improved their answer with some more detail showing how the author was successful in his purpose to portrait characters. The candidate mentioned two other aspects of the question in detail but not the third aspect.

امیدوار اپنے جواب کو کچھ مزید تفصیل کے ساتھ بہتر بنا سکتا تھا جیسے کہ مصنف کرداروں کی تصویر کشی کے مقصد میں کس طرح کامیاب رہا۔ امیدوار نے سوال کے دیگر دو پہلوؤں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے لیکن تیسرے پہلو کا نہیں۔

This section explains how the candidate could have improved each answer. This helps you to interpret the standard of Cambridge exams and helps your learners to refine their exam technique.

Common mistakes candidates made in this question

- No proper reading and understanding of the text.
- Not all parts of the question understood and acted upon.
- No equal weightage has been given to all parts of the question.
- No word limit followed.

متن کا مناسب مطالعہ اور تفہیم نہیں۔

.سوال کے تمام حصوں کو نہیں سمجھا اور اس نہ ہی ان پر عمل کیا

سوال

الف

Often candidates were not awarded marks because they misread or misinterpreted the questions.

Lists the common mistakes candidates made in answering each question. This will help your learners to avoid these mistakes and give them the best chance of achieving the available marks.

Mark Scheme

Possible Indicative content

Question	Answer	Marks
1	• کام کی لگن • بے لوث خدمت کا جذبہ • کردار نگاری REFER TO THE LEVELS MARK SCHEME FOR PART 1 TO AWARD UP TO 20 MARKS	20
2	• درس امید • حقیقت پسندی • محنت کی تلقین REFER TO THE LEVELS MARK SCHEME FOR PARTS 2 AND 3 TO AWARD UP TO 15 MARKS	15
3	• نصیحت آموز انداز • طنزیہ انداز • زبان و بیان REFER TO THE LEVELS MARK SCHEME FOR PARTS 2 AND 3 TO AWARD UP TO 15 MARKS	15
4	• کردار نگاری • جذبات نگاری • انداز بیان REFER TO THE LEVELS MARK SCHEME FOR PARTS 2 AND 3 TO AWARD UP TO 15 MARKS	15
5	• مقصدیت • انسانیت کا جذبہ • مکالمہ نگاری REFER TO THE LEVELS MARK SCHEME FOR PARTS 2 AND 3 TO AWARD UP TO 15 MARKS	15

Insert

ٹیکسٹ کو غور سے پڑھیے اور پھر سوال نمبر ایک کا جواب پیپر پر لکھیے۔

ایک سال بارش بہت کم ہوئی۔ کنوؤں اور باولیوں میں پانی برائے نام رہ گیا۔ باغ پر آفت ٹوٹ پڑی۔ بہت سے پودے اور پیڑ تلف ہو گئے، جو بچ رہے، وہ ایسے نڈھال اور مرجھائے ہوئے تھے جیسے دق کے بیمار۔ لیکن نام دیو کا چمن ہرا ابھرا تھا اور وہ دور دور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کر لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ یہ وہ وقت تھا کہ قحط نے لوگوں کے اوسان خطا کر رکھے تھے اور انھیں پینے کو پانی مشکل سے میسر آتا تھا مگر یہ خدا کا بندہ کہیں نہ کہیں سے لے آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ جب پانی کی قلت اور بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھونڈ ھو کے لانا شروع کیا۔ پانی کیا تھا یوں سمجھیے کہ آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں آبِ حیات تھا۔

میں نے اس بے مثل کارگزاری پر اسے انعام دینا چاہا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ شاید اُس کا کہنا ٹھیک تھا کہ اپنے بچوں کے پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔ کیسی ہی تنگی تُرشی ہو وہ تو ہر حال میں ہی کرنا پڑتا ہے۔ وہ بہت سادہ مزاج، بھولا بھالا اور منکسر المزاج تھا، اُس کے چہرے پر بشاشت اور لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ چھوٹے بڑے ہر ایک سے جھک کر ملتا۔ غریب تھا اور تنخواہ بھی کم تھی، اس پر بھی اپنے غریب بھائیوں کی بساط سے بڑھ کر مدد کرتا رہتا تھا۔ کام سے عشق تھا اور آخر کام کرتے کرتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

گرمی ہو یا جاڑا، دھوپ ہو یا سایہ، وہ دن رات برابر کام کرتا رہا۔ اُسے کبھی یہ خیال نہ آیا کہ میں بہت کام کرتا ہوں یا میرا کام دوسروں سے بہتر ہے، اسی لیے اُسے اپنے کام پر فخر یا غرور نہ تھا۔ وہ یہ باتیں جانتا ہی نہ تھا۔ اُسے کسی سے بیر تھا نہ جلاپا۔ وہ سب کو اچھا سمجھتا اور سب سے محبت کرتا تھا۔ وہ غریبوں کی مدد کرتا، وقت پر کام کرتا، آدمیوں، جانوروں، پودوں کی خدمت کرتا لیکن اُسے یہ کبھی احساس نہ ہوا کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے۔ نیکی اسی وقت تک

Insert, continued

نیکی ہے جب تک آدمی کو یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے۔ جہاں اُس نے یہ سمجھنا شروع کیا، نیکی نیکی نہیں رہتی۔

جب کبھی مجھے نام دیو کا خیال آتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ نیکی کیا ہے اور بڑا آدمی کسے کہتے ہیں۔ ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے، اس صلاحیت کو درجۂ کمال تک پہنچانے میں ساری نیکی اور بڑائی ہے۔ درجۂ کمال تک نہ کبھی کوئی پہنچا ہے، نہ کبھی کوئی پہنچ سکتا ہے لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوشش ہی میں انسان، انسان بنتا ہے۔ یہ سمجھو کندن ہو جاتا ہے۔ حساب کے دن جب اعمال کی جانچ پڑتال ہو گی، خدا یہ پوچھے گا میں نے جو استعداد تجھ میں ودیعت کی تھی، اسے کمال تک پہنچانے اور اس سے کام لینے میں تو نے کیا کیا اور خلق اللہ کو اس سے کیا فیض پہنچایا؟ اگر نیکی اور بڑائی کا یہ معیار ہے تو نام دیو نیک بھی تھا اور بڑا بھی۔

Question 1

Example Candidate Response – high	Examiner comments
Part 1 Unseen passage حصہ الف (ان دیکھا اقتباس) ریڈنگ کے کتابچے میں اقتباس کو پڑھیے اور پھر سوال نمبر ایک کا جواب اس پیپر پر لکھیے۔ **Question 1** سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے جو کہ ایک مالی کے بارے میں ہے۔ وہ تھا تو ایک عام سا آدمی مگر اُس کی سوچ بہت بلند تھی۔ اس کردار سے آپ کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟ آپ کے خیال میں مصنف کردار نگاری میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔ آپ کا جواب 300 سے 350 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔ آپ اپنے جواب کے لیے ان نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔ • کام کی لگن • بے لوث خدمت کا جذبہ • کردار نگاری [20] 1 مطلوبہ اقتباس میں مصنف نے ایک عام مالی کی سوچ اور کردار کی پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ ایک اخلاقی عبارت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ناصحانہ تحریر بھی ہے اگر غور و فکر کیا جائے تو۔ مصنف کا مقصد قاری کو یہ آشکار کروانا ہے کہ نیکی کرنے کے لیے حیثیت اور شخصیت کا اعلیٰ و ملرفہ ہونا ضروری نہیں ہوتا اور مصنف کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ کافی حد تک اپنے مقصد کو پورا کر چکے ہیں۔ یہ اقتباس وحدت تاثر کا حامل اقتباس ہے۔ ایک مالی جو اپنی زندگی کا مقصد صرف کام کرنا سمجھتا یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ وہ کتنی بڑی نیکی کر رہا ہے۔ زندگی کے کتنے ہی کٹھن مراحل چل رہے ہوں وہ اپنے کام کو ترک نہیں کرتا۔ ایک مثال ملاحظہ کیجیے: "گرمی ہو یا جاڑا، دھوپ ہو یا سایہ، وہ دن رات برابر کام کرتا رہا۔"	1 The introduction of this question directly addresses and demonstrates very good balance by identifying the points in the question. اس سوال کا تعارف براہ راست سوال کے نکات کی نشاندہی کرکے بہت اچھے اورمتوازن طریقے سے واضح کیا ہے۔

Example Candidate Response – high, continued	Examiner comments
مصنف نے اس قدر صاف اور برملا لہجہ اختیار کیا ہے کہ قاری کو دوسری بار ایک جملہ دہرانا نہیں پڑتا۔ نیاز ~~بولو~~ دلیر کو ہر حال میں اپنے پودوں کی دیکھ بھال کرتا اور کسی چیز کی کمی باقی نہ رہنے دیتا۔ اس مالی نے قحط میں بھی اپنے پیڑ پودوں کی خاطر تواضع کی۔ مثال سے یہ واضح ہوتا ہے:	
"۔۔۔مگر خدا کا بندہ کہیں نہ کہیں سے لے آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔" **2** اس کی زندگی کا اصل محور صرف اس کا کام تھا اور وہ اپنے کام کے ساتھ بے حد ایماندار تھا۔ کبھی کوئی کمی نہ چھوڑتا۔ اس کا کام اس کے ذہن کا واحد مرکز تھا۔ زندگی کام کرتے کرتے گزار دینا شاید اسی چیز کا نام ہے۔ مصنف کچھ یوں لکھتے ہیں: "کام سے عشق تھا اور آخر کام کرتے کرتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔"	**2** Reference is made to evidence the understanding of the question. سوال کی تفہیم کے ثبوت کے لئے حوالہ دیا گیا ہے۔
دوسری جانب اگر دیکھا جائے تو بھولا انسان صرف قدرت کے حسن کو ہی نہیں سنبھالتا تھا صرف بلکہ کسی بھی مخلوقِ خدا کی مدد سے دریغ نہیں کرتا تھا۔ مفلسوں سے لے کر جانوروں تک کی مدد کرنا۔ ایسے کرتے وقت بھی کچھ نیکی کا احساس نہ ہوا تھا۔ **3** وہ واقعی ایک بڑا آدمی اور بڑا دل تھا اس کا۔ اس معمولی مالی کو اپنی حیثیت کا سوچے بنا صرف اللہ کے بندوں کو راضی اور ان کے حقوق کی پاسداری کرنی تھی صرف۔ مثال دیکھئے:	**3** The answer shows a clear critical understanding of the text and its deeper implications. جواب متن اور اس کے گہرے مضمرات کی واضح تنقیدی تفہیم کو ظاہر کرتا ہے۔
"وہ غریبوں کی مدد کرتا، وقت پر کام کرتا، آدمیوں، جانوروں، پودوں کی خدمت کرتا لیکن اسے یہ کبھی احساس نہ ہوا کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے۔" **4**	**4** Good reference with very good explanation. آچھی وضاحت اور اچھا حوالہ دئا گیا ہے۔
وہ اپنے کام میں لگن رکھنے پر کسی سے کسی قسم کی بھی توقع یا آرزو نہ رکھتا۔ البتہ مصنف نے اسے نوازنا چاہا مگر نیک لوگ کہاں کسی کے احسان لینے کے قائل ہوتے ہیں۔ **5** وہ اپنے کام کو محض ~~اپنے~~ اپنی اولاد سمجھ کر نبھاتا جیسے کوئی انسان اپنے بچوں کی رکھوالی اور دیکھ بھال کرتا ہو۔ اور اس کا ماننا یہ تھا کہ اپنے بچوں کو خیال سے رکھنے کے لیے کسی سے انعام نہیں لینا چاہیے۔ اقتباس میں کچھ یوں لکھتے ہیں مصنف:	**5** The candidate integrates much well-selected reference to the text. امیدوار نے متن کے حوالے سے بہت اچھی طرح سے منتخب حوالہ مربوط کیا ہے۔ **Total mark awarded = 18 out of 20**

How the candidate could have improved their answer

The candidate could have improved their answer with some more detail showing how the author was successful in his purpose to portrait characters. The candidate mentioned two other aspects of the question in detail but not the third aspect.

امیدوار اپنے جواب کو کچھ مزید تفصیل کے ساتھ بہتر بنا سکتا تھا جیسے کہ مصنف کرداروں کی تصویر کشی کے مقصد میں کس طرح کامیاب رہا۔ امیدوار نے سوال کے دیگر دو پہلوؤں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے لیکن تیسرے پہلو کا نہیں۔

Example Candidate Response – middle

Part 1 Unseen passage حصہ الف (ان دیکھا اقتباس)

ریڈنگ کے کتابچے میں اقتباس کو پڑھیے اور پھر **سوال نمبر ایک** کا جواب اس پیپر پر لکھیے۔

Question 1

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے جو کہ ایک مالی کے بارے میں ہے۔ وہ تھا تو ایک عام سا آدمی مگر اُس کی سوچ بہت بلند تھی۔ اس کردار سے آپ کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟ آپ کے خیال میں مصنف کردار نگاری میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔

آپ کا جواب 300 سے 350 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

آپ اپنے جواب کے لیے ان نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- کام کی لگن
- بے لوث خدمت کا جذبہ
- کردار نگاری

[20]

آج کل کے دور میں فرض شناس مالی بہت
کم ہوتے ہیں۔ اور مصنف نے یہ اقتباس ایک
ایسے مالی کے بارے میں لکھا ہے جو نہایت محنتی
اور اُسے اپنے کام سے کافی دلچسپی تھی۔ اور وہ
نا صرف اپنے کام میں اچھا تھا بلکہ کردار میں بھی
مصنف نے کافی سلیس و سادہ الفاظوں کا
استعمال کیا جس کی وجہ سے اقتباس کی خوبصورتی
اور بھی دوبالا ہوگی ہے۔ اور مصنف نے
کافی اچھے الفاظوں کا چناؤ بھی کیا ہے کہ
قاری کو بار بار پڑھنے پر مجبور کرے۔ (1)

Examiner comments

1 The response is very straightforward, and some good words have been used to complete the start such as '*Khoobsortee dobala hona*', '*Ilfaaz kaa chunaoo*', etc.

یہ بہت سیدھا سادہ جواب ہے اور اس میں چند عمدہ الفاظ کا چناؤ بھی کیا گیا ہے۔ جس سے اس جواب کے آغاز کو خوبصورتی مل سکے جیسے کہ خوب صورتی دوبالا ہونا اور الفاظ کا چناؤ وغیرہ

Example Candidate Response – middle, continued	Examiner comments
مصنف سچے مالی کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اس کو اپنے کام سے اس قدر لگن تھا کہ یہ اپنے پودوں کی پیاس ہوجانے کے لئے کافی محنت و مشقت کرتا تھا جیسے کہ جب پانی پانی کی قلت اور بڑھی تو یہ راتوں کو بھی اپنے پودوں کے لئے پانی ڈھونڈ کے لاتا اور وہ پانی آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی لیکن وہ پھر بھی اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ مصنف کہتے ہیں کہ نام دہ لوہالی کا چمن باقی سب سے ہرا بھرا تھا۔ دناد لوہلی میں بے لوث خدمت کا جذبہ تھا۔ اگر مصنف اس کو انعام بھی دینا چاہتے تو وہ انکار کر دیتا تھا کیوں کہ پودوں کا خیال رکھنے میں کوئی مستحق نہیں ہوتا وہ غریب تھا اور اس کی تنخواہ بھی کم تھی لیکن وہ اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرتا تھا۔ بھی اس کے اندر لوگوں کی مدد کرنے کا جذبہ تھا۔ مصنف نے بھی نہایت خوبصورت انداز میں اس کی کردار نگاری بھی کی ہے کہ یہ وہ دن رات بڑا پرکام کرتا تھا۔ اس کے اندر غرور نہیں تھا کہ اس کا کام دوسروں سے اچھا یا وہ باقی لوگوں سے زیادہ کام کرتا ہے۔ وہ سب سے کافی محبت کرتا تھا یہاں تک سب کو اچھا سمجھتا تھا اور غریبوں کی بھی کافی مدد کرتا تھا وہ آدمیوں سے لے کر جانوروں اور پودوں کی خدمت کرتا تھا لیکن اسے کبھی اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا کہ وہ نیکی کا کام کر رہا ہے۔ ان ساری چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے مصنف کافی خوبصورت اقتباس تحریر کیا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی نا کوئی صلاحیت رکھی جس کو درجہ کمال تک پہنچانے کی کوشش ضرور کر سکتے ہیں۔	2 The candidate uses the text with very little information to answer three parts of the question. There is no mention of character's superior thinking in this answer. امیدوار نے سوال کے تین حصوں کا جواب دینے کے لئے بہت کم معلومات کے ساتھ متن کا استعمال کیا ہے۔ اس جواب میں کردار کی اعلی سوچ کے بارے میں کوئی تفصیلی ذکر نہیں. 3 The candidate shows some thoroughness in the use of supporting evidence from the text. امیدوار نے متن سے معاون ثبوت کے استعمال میں کچھ کارکردگی دکھائی ہے۔ **Total mark awarded = 13 out of 20**

How the candidate could have improved their answer

The candidate could have improved their answer by addressing all three parts of the question. The candidate has mostly used the text to answer. At the start of the answer, the candidate should have used their own words. There was no reference with any explanation to score better marks.

امیدوار سوال کے تینوں حصوں کو مخاطب کرکے اپنے جواب کو بہتر کرسکتا تھا۔ امیدوار نے زیادہ تر جواب دینے کے لئے متن کا استعمال کیا ہے۔ اگر امیدوار اپنے الفاظ کا استعمال

اس طرح کرتا جس طرح اس نے اپنا جواب شروع کیا تھاتو نتیجہ مختلف ہوتا۔ بہتر نمبر حاصل نہ کرنے کی وجہ کسی وضاحت کے ساتھ کسی حوالے کا موجودنہ ہونا ہے۔

Example Candidate Response – low	Examiner comments

Part 1 Unseen passage حصہ الف (ان دیکھا اقتباس)

ریڈنگ کے کتابچے میں اقتباس کو پڑھیے اور پھر سوال نمبر ایک کا جواب اس پیپر پر لکھیے۔

Question 1

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے جو کہ ایک مالی کے بارے میں ہے۔ وہ تھا تو ایک عام سا آدمی مگر اُس کی سوچ بہت بلند تھی۔ اس کردار سے آپ کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟ آپ کے خیال میں مصنف کردار نگاری میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔

آپ کا جواب 300 سے 350 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

آپ اپنے جواب کے لیے ان نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- کام کی لگن
- بے لوث خدمت کا جذبہ
- کردار نگاری

[20]

ہم اس سے یہ سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ آپ کہ کام کو مصنف کو بھی جیسا ہو یہ
بنا ہو آپ کو اپنے کام اور اس کام کی واجبے جو عزت اور محنت مل سکتی ہے اس پر
دیں۔ وہ بتا کہ آپ ایک کا مطلب انسان میں وہ کیو کہ اللہ کوشش کرنے والے کہ
ساتھ ہے اور آخیر میں آپ کامیاب [illegible] جیسے تھے اور اپنے کام کو
ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی مدد کرنا چاہیں ہے

بے لوث خدمت کرنا کا مطلب ہوتا ہے اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہے
اور اگر آپ اس کی مدد کر سکتے ہیں تو اس کی مدد کرنی چاہیں نہ جانے کسی مطلب
کہ اور بغیر کسی سوچ کہ میں آج اس کی مدد کر دیتا ہوں کل وہ میری مدد
کر دے گا یہ [illegible] لگا لیتے ہیں۔

Examiner comments

1 The candidate attempts to communicate a basic personal response to the task. The response shows a very basic understanding of surface meaning of the text.

اس میں ایک بنیادی ذاتی جواب لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جواب متن کے سطحی معنی کی ایک بہت بنیادی تفہیم کو ظاہر کرتا ہے۔

Example Candidate Response – low, continued	Examiner comments
ہم بے لوث خدمت کرتی چاہیں یہ بغیر کسی غرض کے اور [illegible] جیسا ہو جیسا کہ [illegible] اتنی مدد کرنی چاہیے ہے (7) کردار نگاری میں [illegible] مصنف نے موثر ہے کر دو پہلو بتا ہے کہ ایک نیت نگن ہے کام کرتا ہے اور دوسرے اس [illegible] س فیضا اثاثے میں اس میں کردار کو [illegible] بہت [illegible] مینفتی ہے جسمی کی واجاب [illegible] کا پنی پھرے کا ہیت [illegible] پر جوش ہو چاہیے کہ جو اس کی مدد کرے گا اور میں نا چینا اور نگن سی کام کرنا موبیب ہے کی [illegible] طبیعت بیکی کتے جیتے ہوئے آج [illegible] چلنا اور [illegible] کا سبب بنتا اور بہت خود سے دل کا منفرد کردار ہے تھا	(7) The candidate does not understand the question clearly. Also, the instructions are not followed to complete all parts of the question. امیدوار کی طرف سے سوال کی تفہیم واضح نہیں ہے اور سوال کے تمام حصوں کو مکمل کرنے کے لئے ہدایات پر بھی عمل نہیں کیا گیا۔ **Total mark awarded = 4 out of 20**

How the candidate could have improved their answer

A lot more could have been written to improve the candidate's answer but unfortunately, the candidate provided very basic information for this question. Not all three parts of the question have been addressed. The word limit was also an issue. The candidate could have improved their answer if there had been clarity of deeper meaning of the text and question.

امیدوار کے جواب کو بہتر بنانے کے لئے بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن بدقسمتی سے امیدوار نے اس سوال کی بہت بنیادی معلومات دی ہیں۔ سوال کے تینوں حصوں پر توجہ نہیں دی گئی ہے۔ لفظ کی حد بھی ایک مسئلہ تھا۔ اگر متن اور سوال کے گہرے معنی کی وضاحت ہوتی تو امیدوار اپنے جواب کو بہتر کرسکتا تھا۔

Common mistakes candidates made in this question

- No proper reading and understanding of the text.
- Not all parts of the question understood and acted upon.
- No equal weightage has been given to all parts of the question.
- No word limit followed.

متن کا مناسب مطالعہ اور تفہیم نہیں۔

سوال کے تمام حصوں کو نہیں سمجھا اور اس نہ ہی ان پر عمل کیا.

سوال کے تمام حصوں کو یکساں وزن نہیں دیا گیا ہے۔

الفاظ کی حد کا کیال نہیں رکھا گیا۔

Question 2

Example Candidate Response – high

Part 2 Poetry حصہ ب (شاعری)

حصہ (ب) میں سے کسی ایک سوال کا جواب تحریر کیجیے۔

Question 2

سوال نمبر 2:

نصاب میں شامل غزلیات کے حوالے سے خواجہ حیدر علی آتش کے انداز تحریر پر بحث کیجیے۔ [15]

یا

Question 3

سوال نمبر 3:

مرزا محمود سرحدی کے "قطعات" میں ہمیں ایک ناصحانہ انداز ملتا ہے جو قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ بحث کیجیے۔ [15]

(سوال نمبر 2)

1 حیدر علی آتش اردو کے کلاسیکی دور کے نمایاں غزل گو شاعر تھے۔ لکھنوی دبستان کے نمائندہ شاعر تسلیم کیے ہیں۔ ان کا کلام سوز و گداز، تصوف اور لطیف محاورات و تشبیہات کا مجموعہ ہے۔ نصاب میں شامل غزلیات نمائندہ غزلیں ہیں جن میں امید اور ناامیدی کے احساس کے ساتھ ساتھ سوالیہ لب و لہجہ اور زندگی کے معاملات ملتے ہیں۔

آتش ایک درویش صفت انسان تھے۔ ان کی زندگی میں ہنگامہ خیز واقعات تھے۔ وہ مذہب کے معاملے میں نہایت سادہ دل واقع تھے۔ تصوف کے موضوعات ان کی شاعری میں رسمی طور پر نہیں بلکہ ان کا مزاج ہی کچھ ایسا تھا جس کی وجہ سے زندگی سے رغبتی، روح کی پاکیزگی اور خدا سے لگاؤ ان کی شاعری کے خاص موضوعات ہیں۔

Examiner comments

1 Very good start with nice use of words, for example, similes and metaphor to emphasise the poet's style.

امیدوار نے بہت اچھے الفاظ کا استعمال کر کے شاعرانہ انداز تحریر کے بارے میں لکھا ہے۔

Example Candidate Response – high, continued	Examiner comments
"چاروں طرف سے صورتِ جاناں ہو جلوہ گر دل صاف ہو ترا تو ہے آئینہ خانہ کیا۔" **2** ان کی یہ شعر عشقِ حقیقی کی زیادہ ترجمانی کر رہی ہے۔ آتش اپنے قلب، رویوں میں ایک قناعت پسند انسان تھے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں ہمیشہ صبر و توکل کا پیغام دیا ہے اور اس انداز کی زندگی گزارنے کی ترجیح دیتے ہیں جس میں خدا کا خوف اور بے نیازی کو اہمیت ہے۔ "طبل و علم ہی پاس ہے اپنے نہ ملک و مال ہم سے خلاف ہو کر کرے گا زمانہ کیا۔" آتش کی شاعری میں زندگی اور موت کے موضوعات کو کثرت سے پیش کیا ہے۔ انہوں نے زندگی کے فنا ہونا اور آخرت کی فکر کی طرف توجہ ڈالتے ہوئے کہا کہ انسان اس دنیا میں غفلت میں پڑا رہتا ہے عقل مندی کا تقاضہ ہے کہ انسان اس زندگی میں ہی آخرت کی فکر کرے۔ "عدم کی کوچ کی لازم ہے فکر ہستی میں نہ کوئی شہر نہ کوئی دیار راہ میں ہے۔" **3** آتش کی کلام میں رجائیت اور زندگی کے امید افزا موضوعات ملتے ہیں۔ وہ اپنے زندگی کے تصورات میں، اپنی شاعری میں غم اور غم بیزاری یا مایوسی کا اظہار نہیں کرتے بلکہ مشکلات سے مردانہ وار مقابلے کرنے پر ابھارتے ہیں۔ اس لیے ان کے غزلیں میں بیداری کے ساتھ	**2** Very good reference from the work of the poet in the syllabus. نصاب مین شامل شاعر کے کلام سے اچھا حوالہ پیش کیا ہے۔ **3** This is a well-developed and detailed response and shows a clear understanding of the text and its deeper implications. یہ ایک بہت عمدہ اور تفصیلی جواب ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ امیدوار کو نصاب مین شامل مواد کے بارے میں گہرا علم حاصل ہے۔

Example Candidate Response – high, continued	Examiner comments
اضافی صفحہ اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔ سوال (1) ہم آخر میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ نام دیو ایک کم حیثیت ہونے کے بجائے سب کو احترام سے بات کرتے اور اپنے کام سے بے حد محبت کرتا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مصنف اپنے مقصد تک پہنچنے میں بے حد کامیاب ہیں۔ 45 362 words سوال (2) ساقی مردانہ وار مقابلے کرنے کا اچھا پیغام دیتے ہیں۔ "تھکے جو پاؤں تو چل سر کے بل نہ ٹھہر آتش گل مراد ہے منزل میں خار راہ میں ہے۔" آتش کی شاعری میں امیری کے ساتھ ساتھ ناامیری کا بھی احساس ملتا ہے۔ یہ ناامیری ان کی شاعری کا بنیادی حوالہ نہیں لیکن جہاں کہیں یہ ناامیری کا احساس ملتا ہے وہاں امیدی کی شان نظر آتی ہے۔ ان کے اس طرح کے اشعار میں غم اور درد اور سوالیہ لب و لہجہ اور اسلوب کا انوکھا پن نظر آتا ہے۔ **4** "کوئی تو دوش سے بار سفر اتارے گا ہزار راہ زن میں بے امیدوار راہ میں ہے۔" آتش کی شاعری میں داخلی اور خارجی [illegible] کی موضوعات کی کثرت نظر آتی ہے۔ لکھنوی دبستان کی عشق پرستی اور رنگینی کے برعکس جو درویشانہ انداز میں اپنی شاعری کرنا پسند کرتے تھے۔ عشقیہ	**4** Very good reference from the work of the poet and explanation to show understanding of the question. شاعر کے کلام میں سے بہت اچھا حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیدوار سوال کی روح کو سمجھ گیا ہے۔

Example Candidate Response – high, continued	Examiner comments
اضافی صفحہ اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔ (2) موضوعات کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری میں زندگی کے ان مشکلات اور موضوعات کو پیش کئے ہیں جس سے ایک عام آدمی دوچار رہتا ہے۔ "نہ جائیں آپ ہی دوپہر کی گرمی کی بہت سی گرد بہت سا غبار راہ میں ہے۔" آتش ایک ایسے خوش نصیب شاعر تھے کہ انہیں زندگی میں بہت شہرت ملی۔ وہ یہ بات اچھی اچھی طرح جانتے تھے ان کے مخالفین ان کے کلام پر داد دینے کے بجائے اس میں کچھ نہ کچھ خامیاں تلاش کرتے۔ اس صورت حال میں انہوں نے ~~خوبی~~ خود پسندی سے کام لیا۔ 'یوں ملی حسرت سے نہ دے داد تو نے اے آتش غزل یہ تو نے کہیں عاشقانہ کیا۔' آتش کی شاعری کا بنیادی حوالہ عشق ہے۔ ~~انہوں نے~~ ان کے زیادہ تر عشقیہ ~~اپنے~~ اشعار عشق حقیقی کے موضوع پر ہیں لیکن انہوں نے اپنی شاعری میں عشق مجازی کو بھی جگہ ~~دی~~ دے کر بے وفائی، ملنا اور بچھڑنا اور ہجر اور رخصت کو بیان کیا۔ کبھی وہ محبوب کے ترچھی ~~نگاہو~~ نگاہوں ~~اور کبھی~~ کا ذکر کرتے ہیں۔ "ترچھی نگاہ سے تائر دل شکار جب تیر کج اڑے تو اڑے گا بنتا نہ کیا۔" **5**	**5** Very good conclusion with detail to show how the poet has gained fame and has shown the real feelings in his work. امیدوار نے اپنے جواب کا بہت خوب صورت انداز میں اختیتام کیا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ شاعر نے کس طرح شہرت حاصل کی اور اس کے علاوہ شاعر کے احساسات کو اس کے کام میں ظاہر کیا۔

Example Candidate Response – high, continued	Examiner comments
آتش ایک فطری شاعر تھے اس لئے وہ زبان کے قید و بند کے حامی نہ تھے اور ~~انہیں~~ عام بول چال کی زبان کو استعمال کرنے کو چاہتے تھے کہ عام بول چال کی زبان ادب کا زبان بن جائے۔ ان کے ~~انداز~~ زبان و بیان پر بہت اعتراض کئے لیکن ان کا اسلوب جدا تھا۔ "نہ بدرقہ ہے نہ کوئی رفیق پاس اپنے فقط عنایت پروردگار راہ میں ہے" آتش کی شاعری تصنع سے پاک ہے۔ ان کے کلام میں رعایت لفظی اور محاورات ملتے ہیں۔ ان کے کلام میں ایک قسم کا ~~ٹھہراؤ~~ ٹھہراؤ، خوشی اور سنجیدگی نظر آتی ہے انہوں نے غزل کی روایتی انداز ~~اپنے~~ اپنائے ہوئے شعری صنعتوں کا خوب استعمال کیا۔ شعری صنعتوں یعنی تشبیہات، ~~استعما~~ استعارات اور تلمیح سے اپنی شاعری کا حسن بڑھایا۔ "زیر زمین سے آتا ہے گل سوز و ربلف کاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا۔" مختصراً آخر میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حیدر علی آتش بھی صبر کے توکل سے مالا مال تھے۔ اپنے رب سے ہر حال میں رجوع رہنا اور مشکلات سے نہ گھبرانا ان کے ~~خصوصیات تھے~~ خوبی تھی۔	**Total mark awarded = 14 out of 15**

How the candidate could have improved their answer

The candidate gave a well-developed and detailed response and showed a clear understanding of the text and its deeper implications. The candidate could have scored another mark to get full marks in this response if some of the words had been more legible. The candidate could have improved with readable handwriting.

یہ ایک بہت عمدہ اور تفصیلی جواب تھا اور اس نے متن اور اس کے گہرے مضمرات کی واضح تفہیم ظاہر کی۔ اگر کچھ الفاظ قابل فہم ہوتے تو امیدوار اس جواب میں مکمل نمبر حاصل کرنے کے لئے ایک آدھ نمبر اور حاصل کرسکتا تھا۔ امیدوار قابل مطالعہ لکھائی کے ذریعے اپنے جواب کو بہتر کر سکتا تھا۔

Example Candidate Response – middle	Examiner comments
Part 2 Poetry حصہ ب (شاعری)	
حصہ (ب) میں سے کسی ایک سوال کا جواب تحریر کیجیے۔	
Question 2	
سوال نمبر 2:	
نصاب میں شامل غزلیات کے حوالے سے خواجہ حیدر علی آتش کے انداز تحریر پر بحث کیجیے۔ [15]	
یا	
Question 3	
سوال نمبر 3:	
مرزا محمود سرحدی کے "قطعات" میں ہمیں ایک ناصحانہ انداز ملتا ہے جو قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ بحث کیجیے۔ [15]	
(1) خواجہ حیدر علی آتش ایک بہت مشہور شاعر ہیں انہوں نے کئی غزلیات لکھیں ہیں جن سب میں اُن کا انداز تحریر تقریباً ایک جیسا ہے۔ مجھے اُن کا اندازِ تحریر اور شاعری بہت پسند ہے۔ اُن کی شاعری میں بہت مشکل الفاظ ہوتے ہیں۔ سوال نمبر ا میں جس طرح مصنف نے سادہ طرح الفاظ میں کہانی بیان کی ہے لیکن خواجہ حیدر علی آتش کا انداز آتش مصنف سے بہت مختلف ہے۔ خواجہ حیدر علی آتش اپنے مقصد کو بہت مشکل الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں جو کہ کسی سادہ طرح انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی وہ صحیح اُردو میں اپنے مفاسر کو پورا کرتے ہیں اور آجکل تو شاعر بہت سادہ الفاظ میں شاعری کرتے ہیں مگر اُن کو یہ نہیں پتہ کہ شاعری ہوتی	(1) A good start and comparison between Questions 1 and 2 to demonstrate the level of difficulty in writing style. Good discussion about poet's writing style in the candidate's own words. امیدوار نے ایک اچھے انداز میں اپنا جواب تحریر کیا ہے۔ امیدوار نے بہت اچھے طریقے سے طرز تحریر کا موازنہ کیا ہے۔ اپنے جواب میں امیدوار نے اچھی طرح سے شاعر کے انداز بیان پر بحث کی ہے۔
(2) ہی مشکل زبان میں ہے سادہ طرح الفاظ شاعری میں نہیں بلکہ مشکل الفاظ میں ہوتی ہے۔ کئی غزلیات میں خواجہ حیدر علی آتش کا اندازِ بیان مختلف بھی ہے تو جیسے کہ ایک غزل میں اُن کا انداز بہت پیارا ور اچھا ہے کبھی اُن کا انداز طنزیہ بھی ہے تو یہ اُن کی غزل کے حساب سے اُن کا اندازِ بیان مختلف ہوجاتا ہے۔	(2) A creative answer that shows understanding of the text and some of its deeper implications. ایک تخلیقی جواب جو متن کی تفہیم اور اس کے کچھ گہرے مضمرات کو ظاہر کرتا ہے **Total mark awarded = 10 out of 15**

How the candidate could have improved their answer

The candidate could have improved if references from the work of the poet had been discussed and quoted in the response. Reference and quotation from the text would have increased the standard of the response to score higher marks.

اگر جواب میں شاعر کے کام کے حوالے جات پر تبادلہ خیال کیا جاتا اور حوالہ دیا جاتا تو امیدوار اپنا جواب بہتر بنا سکتا تھا۔ اگر شاعری میں سے حوالہ دیا جاتا تو زیادہ نمبر حاصل کرنے کے لئے جواب کے معیار میں اضافہ ہو سکتا تھا۔

Example Candidate Response – low	Examiner comments
Part 2 Poetry حصہ ب (شاعری) حصہ (ب) میں سے کسی ایک سوال کا جواب تحریر کیجیے۔ **Question 2** سوال نمبر 2: نصاب میں شامل غزلیات کے حوالے سے خواجہ حیدر علی آتش کے انداز تحریر پر بحث کیجیے۔ [15] یا **Question 3** سوال نمبر 3: مرزا محمود سرحدی کے "قطعات" میں ہمیں ایک ناصحانہ انداز ملتا ہے جو قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ بحث کیجیے۔ [15]	
خواجہ حیدر علی آتش بڑے مشہور شاعر گزر چکے ہیں۔ اُن کی غزلیں بہت سنی جاتی ہے اور پڑھی جاتی ہیں۔ خواجہ حیدر علی آتش پاکستان بننے سے پہلے پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیر سید اسکول سے حاصل کری اور پھر تقسیم کے وقت پاکستان آگئے۔ مکمل تعلیم انھوں نے لاہور کالج سے حاصل کری۔ بڑے کوئی تمیزدار گھرانے سے ان کا تعلق تھا۔ کئی عرصہ انھوں نے علامہ اقبال کے ساتھ گزارا۔ ان کا لکھنے کا انداز مزاحیہ تھا لیکن بہت زیادہ نہیں۔ مزاح نگاری میں افسانے اور غزلیں لکھا کرتے تھے جس کو پڑھ کر اندرونی مزاحیہ سی ملتی تھی۔ بہت آگے کی اور متفق سوچ رکھنے والے حیدر علی آتش مدیر بھی رہ چکے ہیں اور ریڈیو پاکستان میں نوکری بھی کر چکے ہیں ①	① The response has not been awarded any marks. Most of the points mentioned are not correct and not relevant. یہ جواب اس قابل نہیں کہ اس کو نمبر دیئے جائیں۔ زیادہ تر جو بھی لکھا گیا ہے وہ کسی خاص ترتیب میں نہیں ہے اور زیادہ تر جو بھی کہا گیا ہے وہ درست نہیں ہے۔
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر تو تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر ②	② The verse that has been quoted in the response is not correct and does not have any relevance. جو شعر یہاں پر حوالے کے طور پر دیا گیا ہے نہ تو وہ درست ہے اور نہ ہی اس کی یہاں پر حوالہ دینے کی ضرورت بنتی ہے۔

How the candidate could have improved their answer

The candidate could have improved their response by studying the poet and his work thoroughly. The response could have included relevant material with relevant reference from the poet’s work.

امیدوار شاعر اور اس کے کام کا اچھی طرح مطالعہ کرکے اپنے جواب کو بہتر بنا سکتا تھا۔ جواب میں شاعر کے کام سے متعلقہ حوالہ جات کے ساتھ ساتھ متعلقہ مواد بھی شامل کیا جا سکتا تھا۔

Common mistakes candidates made in this question

The common mistakes that candidates made in this question were that they mixed up the work of one poet with the other poet. Secondly, they have not supported their responses with correct references from the work of the poet in their syllabus. Another mistake was their lack of reading and knowledge about the poets.

اس سوال میں امیدواروں نے جو عام غلطیاں کیں وہ یہ تھیں کہ انہوں نے ایک شاعر کے کام کو دوسرے شاعر کے ساتھ ملا دیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے نصاب میں شامل شاعر کے کام کے صحیح حوالوں سے اپنے جواب کو پیش نہیں کیا۔ ایک اور غلطی یہ تھی کہ امیدوار کا شاعر وں کے بارے میں علم بہت کم تھا اور بہت کم مطالعہ کیا گیا تھا۔

Question 5

Example Candidate Response – high

Part 3 Prose حصہ ج (نثر)

حصہ (ج) میں سے کسی ایک سوال کا جواب تحریر کیجیے۔

Question 4

سوال نمبر 4:

امتیاز علی تاج کے ڈرامہ "قرطبہ کا قاضی" میں کردار نگاری کی بہترین مثال اُن کا ایک کردار حلاوہ ہے۔ آپ کس حد تک اس بیان سے اتفاق کرتے ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار تفصیل سے کیجیے۔ [15]

یا

Question 5

سوال نمبر 5:

مرزا ادیب کے ڈرامہ "دستک" میں مقصدیت اور انسانیت کا عنصر نمایاں ہے۔ ڈرامے کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ [15]

1

مرزا ادیب نے جس عہد میں آنکھ کھولی وہ دنیا بھر میں انسانی، سماجی اور سیاسی اعتبار سے انقلابات کا تھا۔ انھوں نے کبھی انسانی نفسیات کے اہم پہلو ڈرامائی تشکیل کی روایت سازی کو عوام نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ نصاب میں شامل ڈرامہ "دستک" میں انسانی نفسیات اور اس کے ضمیر سے بہاین ہی نازک پہلو اور اخلاقیات سے تبلیغ کرتے ہیں۔ ایک النفس انسان کی کردہ یا نہ کردہ کوتاہی پر خود پر ملامت کرنا اس کی بیداری کی علامت ہے۔ مرزا ادیب نے اس ہی اہم پہلو جو کہ انسان کے ضمیر کی خلش ہے اس کو اُجاگر کرنے کی بہترین کوشش کی ہے۔ اور وہ اس کی تحصیل میں اس مقصدیت میں کامیاب ہوئے ہیں۔

2

ڈرامہ "دستک" میں ڈاکٹر زیدی، ان کی بیوی اور ایک نوجوان ڈاکٹر کا کردار ہے۔ ڈاکٹر زیدی کا کردار ایک مخلص ڈاکٹر کا کردار ہے جو اپنے پیشے سے بے انتہا محبت کرتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں ایک واقعہ ایسا گزرا جس کی خلش ان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا ہے اور اسی وجہ سے وہ بار بار اپنی بیوی کو کہتے ہے کہ دروازے پر کوئی آیا ہے جب کہ کوئی بھی نہیں آیا ہوتا اور وہ اپنی جگہ سہمی بے چین ہے کیونکہ یہ

Examiner comments

1 Very good start with great use of words to give opinion on the author's reality and element of humanity in his work. For example, words like '*Zameer kee khalish, Tableegh kerna*' etc.

سوال کا آغاز بہت اچھا ہے اور مصنف کی حقیقت اور اس کے کام میں انسانیت کے عنصر پر رائے دینے کے لئے الفاظ کا استعمال بھی کافی اچھا ہے ۔ ضمیر کی خلش،اور تبلیغ کرنا وغیرہ جیسے الفاظ کا عمدہ استعمال۔

2 Very good reference from the work and comments on the character mentioned in the work such as the character of Dr Zadi, his wife and the conversation between both of them which shows reality in the response.

نصاب سے لیے گئے حوالہ کا استعمال اور ڈاکٹر زیدی اور ان کی اہلیہ کے کرداروں پر خیالات پر تبصرہ اور ان دونوں کے درمیان بات چیت جواب میں حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔

Example Candidate Response – high, continued

انسانی فطرت ہے کہ اگر انسان کوئی غلطی کر بیٹھتا ہے تو پھر انسان اسی کے بارے میں سوچتا رہتا ہے اور ہر چیز کو سوار کر لیتا ہے اور اسی چیز کی بہترین مثال ڈرامے کے کردار ڈاکٹر زیدی ہیں جو اس خلش سے پریشان ہیں۔

ڈاکٹر زیدی اپنی بیوی اور ڈاکٹر بریان کے سامنے اس کوتاہی کا اعتراف کر بیٹھتے ہیں تاکہ ان کو اس کے بوجھ سے تھوڑی نجات ملے۔ ڈاکٹر زیدی کی بیوی کا کردار ایک غمگسار اور مخلص بیوی کا کردار ہے جو اپنے شوہر کی اس بات سے انجان ہونے کی وجہ سے ان کی بے چینی کو وہم کا کردار عطا فرما رہی تھی لیکن جب سے ڈاکٹر زیدی نے اس بات کا ذکر ان کے اور ڈاکٹر بریان کے سامنے کیا ہے جب سے وہ سمجھ گئی ہیں کہ ان کے شوہر کی بے چینی اور شکایت بلا وجہ نہیں ہے۔ اس ضمیر کے خلش اور بے چینی کی سب سے اہم وجہ اس بارے میں کسی سے اعتراف نہ کرنا ہے۔ اگر ہم اپنے بوجھ کے بارے میں کسی کے ساتھ شیئر کرتے ہیں تو سامنے والا بندہ آپ کو اس کوتاہی کو صحیح کرنے کا راستہ بتاتا ہے اور آپ کے بوجھ کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ **3**

مرزا ادیب کا اس ڈرامے کی مدد سے انسانی نفسیات کے اس پہلو کی طرف اشارہ ہے جو ایک اپنے فرض سے کام کو انجام دینے والا انسان جب کسی وجہ سے غلطی اور کوتاہی کر دیتا ہے تو نہ صرف وہ پریشان رہتا ہے بلکہ اپنے اس کوتاہی اور غلطی کا اعتراف کرنے میں بھی پشیمانی محسوس کرتا ہے۔ ایک دو دن کے سکون کے خاطر وہ ایک طویل عرصہ افسوس اور ندامت کے بوجھ تلے گزار دیتا ہے۔ اسی لیے مرزا ادیب نے اپنے ڈرامے کے جیتے جاگتے کرداروں کی مدد سے اس مقصدیت کے حصول کا راستہ بڑی خوبی سے نکالا ہے۔ اور ڈاکٹر کے بیٹے کی عظمت اور جذبہ و قربانی کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ یہ سب لوگوں کے لیے ایک مثال ہے۔ ان کے اس ڈرامے میں حقیقت نگاری، تجسس، عروج و انجام کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے جو لوگوں کو اس ڈرامے سے فائدہ اٹھانے میں مدد کرتی ہے۔

یہ افسانہ ان لوگوں کے لیے ایک مثال ہے جو اس کیفیت سے گزر چکے ہیں اور اس بوجھ اور ندامت کے تلے ایک طویل عرصہ گزار چکے ہیں۔ تو یہ ڈرامہ ان کو سکھاتا ہے کہ اگر کسی قسم کی کوتاہی ہو بھی گئی ہے تو اس کو ضمیر کا بوجھ بنانے سے اچھا ہے کہ کسی کے سامنے اعتراف کریں تاکہ وہ اس کوتاہی کو صحیح کرنے میں اپنا ساتھ دے سکیں۔ **4**

Examiner comments

3 The response is very well-developed and detailed. It shows a clear understanding of the text and its deeper implications. The response also makes a developed exploration of the way the writer achieves their effects (sustaining an appropriate voice in an empathic task).

اس کا جواب بہت اچھی طرح سے تیار کردہ اور تفصیلی ہے۔
یہ متن اور اس کے گہرے مضمرات کی واضح تفہیم کو ظاہر کرتا ہے
امیدوار اپنے اثرات کو حاصل کرنے کے لیے اپنے جواب کو بہتر بنانے لے لیے مختلف طریقوں کو تلاش کرتا ہے جیسے کہ(ہمدردانہ اور مناسب آواز کو برقرار رکھنا)

4 Very good ending and use of words like '*nadamat talay*', '*Zameer kaa bojh*' '*Ahtraf kerna*' etc.

بہت اچھا اختتام اور عمدہ الفاظ کا استعمال جیسے کہ "ندمت کے تلے"، ضمیر کا بوجھ" "اعتراف کرنا" وغیرہ جیسے الفاظ کا استعمال۔

Example Candidate Response – high, continued	Examiner comments
اضافی صفحہ اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔ سوال نمبر ۳: حصہ ب کو یہ اسلام کے بارے میں کیسے علم دے گئیں۔ مرزا محمود سرحدی نے اس کلام کی مدد سے ایسی معاشرتی، سماجی اور سیاسی مسائل کا تصورہ کیا ہے کہ بہت سی ناقابل برداشت چیزوں کو بے نقاب کر دیا اور لوگوں کو اس کلام سے بہت سی چیزوں کے بارے میں آگاہی دی گئی ہے جس سے عوام قطع تعلق ہوئے بیٹھی تھی۔ ایک مزاح نگار کی اصلاح کاری کا یہ ایک ادبی نمونہ ہے جس سے مرزا محمود سرحدی نے خوب مقبولیت حاصل کی اور سنجیدہ سے سنجیدہ مسلے کو بڑی ہی سادہ زبان میں تحریر کیا۔ جن کو ہو انگریزوں کا قانون زبان سے ان سے شرع کے احکام نہ پوچھ جو ریڈیو پہ قرآن کی تلاوت نہ سنیں ان کے بچوں کا اسلام نہ پوچھ اضافی صفحہ اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔	**Total mark awarded = 14 out of 15**

How the candidate could have improved their answer

The candidate gave a well-developed and detailed response and showed a clear understanding of the text and its deeper implications. The candidate could have scored another mark to be awarded full marks in this response if some references from the text had been added, making it a complete answer.

یہ ایک بہت عمدہ اور تفصیلی جواب تھا اور اس نے متن اور اس کے گہرے مضمرات کی واضح تفہیم ظاہر کی۔ اگر متن سے کچھ حوالہ جات شامل کیے جاتے ہیں تو امیدوار اس جواب میں مکمل نمبر حاصل کرنے کے لئے ایک آدھ اور نمبر حاصل کرسکتا تھا جس سے اس کا جواب مکمل ہو جاتا ۔

Example Candidate Response – middle

Part 3 Prose حصہ ج (نثر)

حصہ (ج) میں سے کسی ایک سوال کا جواب تحریر کیجیے۔

Question 4

سوال نمبر 4:

امتیاز علی تاج کے ڈرامہ "قرطبہ کا قاضی" میں کردار نگاری کی بہترین مثال اُن کا ایک کردار حلاوہ ہے۔ آپ کس حد تک اس بیان سے اتفاق کرتے ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار تفصیل سے کیجیے۔ [15]

یا

Question 5

سوال نمبر 5:

مرزا ادیب کے ڈرامہ "دستک" میں مقصدیت اور انسانیت کا عنصر نمایاں ہے۔ ڈرامے کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ [15]

(5) مرزا ادیب اردو ڈرامہ نگاری ایک معتبر اور قدآور نام ہے۔ انہوں نے کئی نسبر آفاق ڈرامے قلم بند کیے ہیں جن میں 'ہوا اور قالین'، 'آنسو اور ستارے' شامل ہیں۔ ان کے (1) ڈراموں میں انسان نفسیات اور ضمیر کی آواز کے پہلو اپنے زور پر دکھائی دیتے ہیں۔ شاملِ نصاب ڈرامہ 'دستک' ان کا ایک شاہکار ڈرامہ ہے جس میں ایک باضمیر انسان کی نفسیاتی پریشانی کو معاشی کی ایک غلطی سے جوڑ کر اپنے مقصد کو عمدہ انداز میں تحریر کیا ہے۔

ڈرامہ 'دستک' کا مرکزی کردار ڈاکٹر زیدی وسواس اجباری اضطراب کا شکار ہوتا ہے۔ نفسیاتی تعلیم ~~[illegible]~~ کی روشنی میں اس کا مطلب ہے کہ وسوسے کے باعث ایک ہی کام کی بار بار تکرار کرنے پر نفسیاتی طور پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مرزا ادیب نے کردار کو اس بیماری میں مبتلا دکھا کر ~~[illegible]~~ ایک عام انسان ہے (2) شک جس مرض شعبے سے اس کا تعلق ہو، انسانیت کی خاطر اور معاشرتی

Examiner comments

(1) Very good start with great use of words to discuss the question. The words used are '*Mutaber ur Qad Ahwer*' '*Suhrah Afaaq*', '*Zameer kee Awaz*' etc.

سوال پر بات کرنے کے لئے الفاظ کا بہت اچھے استعمال کے ساتھ بہت اچھا آغاز۔ عمدہ استعمال ہونے والے الفاظ یہ ہیں، "معتبر اور قد آور" شہرہ افاک'' ضمیر کی آواز" وغیرہ

(2) Good discussion on the characters used in the work such as Dr Zadi and his wife. There is a comparison between rich and poor class.

ڈاکٹر زیدی اور ان کی اہلیہ جیسے کرداروں پر اچھی بحث۔ امیر اور غریب طبقے کے درمیان ایک موازنہ بھی ہے۔

Example Candidate Response – middle, continued	Examiner comments
لحاظ سے ہیں جو ذمہ داریاں ہوتی ہیں، ان پر بہت خوبصورت طریقے سے روشنی ڈالی ہے۔ ہو ہوتا کچھ یوں ہے کہ ایک طوفانی رات میں ڈاکٹر زیدی بستر علالت پر لیٹے سوچوں میں گم ہو جاتے ہیں کہ اچانک انہیں دروازے پر دستک سنائی دیتی ہے۔ وہ (3) اپنی بیگم کو متوجہ کرتے ہیں مگر بیگم انہیں بتاتی ہیں کہ دروازے پر کوئی نہیں، بلکہ یہ ان کا وہم ہے۔ اسی اثنا میں باہر بارش شروع ہو جاتی ہے اور ہوا کا شور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر زیدی کی بے چینی بھی اسی قدر بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر زیدی ایک بار پھر اپنی بیگم کو دروازے پر دستک ہونے کا کہتے ہیں مگر وہ پھر اس بات کی تردید کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ یہ ہوا کا شور ہے۔ یہاں تک کہ وہ دروازے پر جاتی بھی ہیں۔ اور ایک مرتبہ پھر دروازے پر دستک کی تردید کرتی ہیں۔ ڈاکٹر زیدی ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوتے اور اپنی بیگم کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں۔ بیگم انہیں آرام کرنے کا مشورہ دیتی ہیں۔ یونہی رات گئے بارش میں ڈاکٹر برہان ڈاکٹر زیدی کا بھی معائنہ کرنے آتے ہیں۔ بیگم زیدی اپنے شوہر کی اس حالت کے متعلق اپنی پریشانی کا اظہار کرتی ہیں۔ ڈاکٹر برہان کے بارہا اصرار پر ڈاکٹر زیدی دستک کی آواز کو ماضی کے ایک واقعے سے ملا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اٹھارہ بیس برس پہلے کی بات ہے، وہ کلینک سے تھک کر گھر آئے تھے اور نوکر سے آرام کا کہہ کر بستر پر لیٹ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک بڑے میاں اپنے بیٹے کے لیے ڈاکٹر زیدی کو اپنے ساتھ لے جانے آتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلے بھی اسے انہی سے شفا ملی تھی۔ مگر وہ ساتھ چلنے سے منع کر دیتے ہیں۔ (4) لیکن وہ بڑے میاں بار بار انہیں بلاتے رہتے ہیں اور ڈاکٹر زیدی غصے سے نوکر کو کہہ کر انہیں واپس بھیج دیتے ہیں۔ نہ جانے کب تک وہ بڑے میاں دروازے پر دستک دیے جاتے ہیں مگر ڈاکٹر زیدی سو جاتے ہیں۔ صبح اٹھتے ساتھ ہی ان کا ضمیر اس بات کی ملامت کرتا ہے جو تا حال موجود ہے۔ بہت ڈھونڈنے کے باوجود انہیں وہ بڑے میاں نہیں ملتے۔ اسی بات پر ڈاکٹر برہان بتاتے ہیں کہ وہ انہیں بوڑھے میاں کا پوتا جو کا بیٹا اس رات ایڑیاں رگڑتے رگڑتے مر گیا تھا۔ اسی کے ساتھ وہ انہیں آرام کرنے کا کہتے ہیں اور اگلے دن دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے روانہ ہو جاتے ہیں۔ (باقی جواب صفحہ نمبر 8 پر ہے) ⟶	(3) The response has some description of the play, and the story has been narrated rather than giving the candidate's own opinion. جواب میں ڈرامے کی تفصیل اور کہانی بیان کی گئی ہے نہ کہ امیدوار کی اپنی رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ (4) Repetition of the story as described by the author. This response is reasonably developed and to some extent relevant. کہانی کی تکرار جیسا کہ مصنف نے بیان کیا ہے۔ یہ جواب معقول طور پر اچھا اور کسی حد تک متعلقہ ہے۔

Example Candidate Response – middle, continued

اضافی صفحہ

اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔

Question 5

المختصر اس ڈرامے میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے کہ انسانیت کے لحاظ میں یہ ہر انسان کا ~~فرض~~ فرض ہے کہ وہ اپنی معاشرتی ذمہ داریوں سے منہ نہ موڑے ورنہ جس طرح ڈاکٹر زیدی وسواسی، اعصابی اضطراب میں مبتلا تھے، ہم بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر برہان اور بیگم زیدی کے کردار سے بھی مرزا ادیب نے ~~انسانی~~ انسانیت اور ضمیر کو اس انداز میں تحریر کیا ہے کہ قاری بھی متوجہ رہتا ہے اور ان کا مقصد بھی کیا خوب طریقے سے پورا ہوتا ہے۔ (5)

اضافی صفحہ

اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔

Question 1

المختصر اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ نام دیو کا کردار ہم سب کے لیے ایک عمدہ مثال ہے۔ سنتِ نبوی کے مطابق اس نے اپنی زندگی گزاری اور کیا خوب مثال بنا ہے۔ بلا شبہ اس کے کردار کا مطالعہ کرنے سے ایک ~~حریر~~ انسان خاص طور پر مرد کافی ضروری اسباق ملتے ہیں جن کو وہ اپنی زندگی کا حصہ بنا کر اپنی دنیاوی اور آخرت کی زندگی ~~سنوار~~ سنوار سکتے ہیں۔

Examiner comments

(5) The conclusion shows understanding of the text and some of its deeper implications.

جواب کے اختتام سے یہ پتا چلتا ہے کہ امیدوار نے متن اور اس کے کچھ گہرے مضمرات کی تفہیم ظاہر کی ہے۔

Total mark awarded = 11 out of 15

How the candidate could have improved their answer

The candidate could have improved if references from the work of the author had been discussed and quoted in the response. With references and quotations from the text, the standard of the response would have increased to be awarded the highest marks. Secondly, the candidate mainly narrated or used the descriptive element rather than analytical.

اگر مصنف کے کام کے حوالہ جات پر بحث کی جاتی اور جواب میں حوالہ دیا جاتا تو امیدوار کا جواب بہتر ہوسکتا تھا۔ ٹیکسٹ میں سے حوالہ دینے کے ساتھ سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے جا سکتے تھے اور جواب کے معیار میں بھی اضافہ ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ امیدوار نے تجزیہ کے بجائے بنیادی طور پر بیان کے عنصر کو استعمال کیا ہے۔

Example Candidate Response – low

Part 3 Prose حصہ ج (نثر)

حصہ (ج) میں سے کسی ایک سوال کا جواب تحریر کیجیے۔

Question 4

سوال نمبر4:

امتیاز علی تاج کے ڈرامہ "قرطبہ کا قاضی" میں کردار نگاری کی بہترین مثال اُن کا ایک کردار حلاوہ ہے۔ آپ کس حد تک اس بیان سے اتفاق کرتے ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار تفصیل سے کیجیے۔ [15]

یا

Question 5

سوال نمبر5:

مرزا ادیب کے ڈرامہ "دستک" میں مقصدیت اور انسانیت کا عنصر نمایاں ہے۔ ڈرامے کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ [15]

امتیاز علی تاج کے ڈرامہ قرطبہ کا قاضی میں
ایک شخص ہوتا ہے جس کا والد قاضی ہوتے ہے۔ ان کی نام
عبداللہ ہوتا ہے اور بہت بنیادی قسم کی شخصیت کے انسان
تھے۔ اپنے کام سے کام رکھنا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ
ان کے ہی بیٹے سے کسی شخص کا قتل ہوگیا۔ وہ لڑکا
بہت پریشان کن حالت میں تھا لیکن انتہا ہی خوف اسے
نہیں تھا کہ اسے معلوم تھا اس کے والد قاضی ہیں اور
وہ اس کے حق کا فیصلہ دیں گے۔

اس لڑکے کی والد کا بھی اسے دلاسہ دے رہی تھی کہ
اتنا پریشان نہ ہو ابو تمہارے ہی حق کا فیصلہ اٹھائے گے۔
جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ اس شخص نے

Examiner comments

1 This response is very basic. It has very little relevance to the question. The candidate has merely narrated the story.

جواب بہت ہی بنیادی درجہ کا ہے۔اس کا سوال کے ساتھ بہت ہی کم تعلق نظر آتا ہے کیونکہ امیدوار نے صرف کہانی کو بیان کر دیا ہے۔

Example Candidate Response – low, continued	Examiner comments
قتل کرایا تو حوری بولا محلے کا قاضی ہے اس کا فیصلہ کیا جائے۔ جب یہ اپنے والد محترم کے آگے پیش کرا گیا تو اس نے اس کو پوری امید تھی کہ یہ بچ جائے گا اور اس کی والدہ حلاوہ کو بھی یہی امید تھی اس اپنے خاوند سے۔ محلے والے بھی یہی فرما رہے تھے کہ اب انصاف پر فیصلہ نہیں ہوگا اور یہ شخص بچ جائے گا 2	2 This response has very little supporting reference to the text. اس جواب کے لیے ٹیکسٹ میں سے بہت کم حوالہ جات لیے گئے ہیں۔
قاضی صاحب انصاف کے مکمل تھے اور صرف انہیں ہی معلوم تھا کہ یہ کیا فیصلہ دیں گے جب وقت ہوا انصاف اور فیصلے کا تو قاضی صاحب نے فیصلہ اپنے بیٹے کے خلاف سنا دیا اور اس کو موت کی سزا سنا دی۔	
ان کی بیوی حلاوہ بہت زیادہ دنگ رہ گئی۔ بیٹے کو بھی اچانک سے خدشے لگ گئے مگر والد نے اس کے مرنے کا حکم دے دیا۔ حلاوہ خوب حد سے زیادہ روئی روئے۔ یہ وہ لڑکا ہے جو میرے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اپنے سینوں سے میرا دودھ پیا تھا۔ میں نے ساری زندگی اسے پال پوس کر بڑا کیا اور تم نے اس کے خلاف فیصلہ دے دیا۔	
3 کچھ عرصے بعد اس کے بیٹے کو اس کی غلطی کا انجام پتہ لگ گیا اور اس کی موت ہوگئی سزا کے طور پر۔ حلاوہ اپنے شوہر سے بات نہیں کرتی تھی۔ اس کہانی سے یہ مقصد ملا کہ زندگی میں حقوق اور فیصلے سے بڑھ کر کچھ نہیں ہیں۔	3 The conclusion of the response is not correct. The main part of the question is about the character of 'Halawa' which is not the focus in the response. اس جواب کا اختیتام بھی ویسا نہیں ہے جیسا کہ اس کو ہونا چاہیے تھا۔ اس کا اہم حصہ حلاوہ کے کردار کے بارے میں تھا جس پر کوئی توجہ مزکور نہیں کی گئی۔

Example Candidate Response – low, continued	Examiner comments
اضافی صفحہ اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔ اضافی صفحہ اگر آپ کسی سوال کے جواب کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل لائنوں والا صفحہ یا صفحات استعمال کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ سوالوں کے نمبر واضح طور پر لکھیں۔ سوال نمبر ۱ بقیہ جواب = اللہ نے ہر شخص کے اندر کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔ اس صلاحیت کو درجہ کمال تک مکمل کرنے میں ساری نیکی اور برائی ہے۔ درجائے کمال تک آج تک کوئی نہیں پہنچا اور نہ ہی کوئی پہنچ سکتا ہے لیکن وہاں تک کی کوشش ہی انسان کو ایک اصل شخصیت بناتی ہیں۔ ~~جو~~ جب قیامت کا وقت ہوگا اعمال نامہ میں رہا ہوگا تو اس وقت اللہ پوچھے گے جو میں نے قوت اور استعداد تجھے دی اسے مکمل کرنے میں اور اسے استعمال کرنے میں تو نے کیا کیا اور اللہ کو کیا ملا؟ ~~اگر~~ اگر نیکی اور برائی اصل ہے تو نام دیو نیک بھی تھا اور برا بھی۔ اس کہانی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے پاس پیسا وغیرہ آنے سے کچھ نہیں ہوتا اس کے اندر کی انسانیت اصل چیز ہوتی ہیں۔	**Total mark awarded = 6 out of 15**

How the candidate could have improved their answer

- If there had been relevance to the question in the response.
- This would have shown a clear understanding of the text and its deeper implications.

اگر جواب میں سوال کی مناسبت ہوتی تو امیدوار اپنے جواب کو بہتر کرسکتا تھا۔
دوسری بات یہ ہے کہ اس سے متن اور اس کے گہرے مضمرات کا واضح ادراک بھی ہوتا۔

Common mistakes candidates made in this question

- They did not address the question. For example, Question 4 was on a particular character, but the common mistake was that the story of the text was narrated.
- The focus of Question 5 was on purposefulness and humanity, but responses were the description of the whole play with no focus on the question.
- The responses were not supported with correct references from the work of the authors in the syllabus.
- Another mistake was lack of reading and knowledge about the authors and their work.

اس سوال میں امیدواروں نے جو عام غلطیاں کیں وہ یہ تھیں کہ انہوں نے اس سوال پر توجہ نہیں دی۔ مثال کے طور پر سوال 4 ایک خاص کردار پر تھا لیکن عام غلطی یہ تھی کہ مکمل کہانی بیان کی گئی تھی۔ سوال 5 مقصدیت اور انسانیت پر مرکوز تھالیکن جوابات پورے ڈرامے کی تفصیل کے بارے میں تھے اور اس سوال پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ نصاب میں مصنفین کے کام کے صحیح حوالہ جات کے ساتھ جوابات کی تائید نہیں کی گئی۔ ایک اور غلطی مصنفین اور ان کے کام کے بارے میں علم کی بھی کمی پائی گئی تھی

Cambridge Assessment International Education
The Triangle Building, Shaftesbury Road, Cambridge, CB2 8EA, United Kingdom
t: +44 1223 553554
e: info@cambridgeinternational.org   www.cambridgeinternational.org

© Cambridge University Press & Assessment 2022 v1